22748-قبریں اکھاڑنے کا حکم

سوال

1934م میں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حذیفہ بن یمان، اور عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما کی قبریں عراق میں اکھاڑی گئیں، اور انہیں دوسری جگہ منتقل کیا گیا، میں نے اس کا طویل قصہ پڑھا ہے کہ وہ دونوں بادشاہ کی خواب میں ظاہر ہوئے، اور انہیں 1300 برس بعد بھی قبروں سے نکالے جانے پر ان کے چہرے مکمل تھے، تو کیا یہ صحیح ہے ؟

اور کیا اس سبب کی بنا پر قبریں اکھاڑنا جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

مجھے اس قصہ کے متعلق کوئی علم نہیں کہ آیا یہ صحیح ہے یا نہیں.

سوال کی دوسری شق :

کیا قبروں کو اکھاڑنا جائز ہے ؟

ہم کہتے ہیں کہ اصل تو یہی ہے کہ جائز نہیں، اس کی دلیل مندرجہ ذیل عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" میت کی ہڈی توڑنا اسی طرح ہے جیسے زندہ کی توڑی جائے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (3207).

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ میت کو حرمت حاصل ہے، لھذا مسلمان شخص زندہ ہو تب بھی اسے حرمت حاصل ہے، اور اگر فوت ہو جائے تب بھی، اگر ایسے ہی ہے تو پھر کسی ظاہری مصلحت کے بغیر قبر اکھاڑنا جائز نہیں، اور یہ شرعی حاکم کے اوپر ہے اور وہی اس مصلحت کو مقرر کر سکتا ہے.